جنوبی ایشیاء اور چینی یونیورسٹیوں کا اتحاد

جی سی یونیورسٹی کو جنوبی ایشیاء کی یونیورسٹیوں کے اتحاد میں مستقل رکنیت مل گئی

ستارہ جبیں بٹ

چین نے جس طرح معیشت کے بعد سیاسی طور پر بھی ایشیاء میں اور دنیا میں اپنی اہمیت کو اجاگر اور مستحکم کیا ہے، اسی طرح تعلیمی میدان میں وہ علاقائی سطح پر سرگرم عمل ہوتا نظر آتا ہے۔ اسی سلسلہ میں وسط اکتوبر میں چین کے صوبے ہوبئی نے جنوبی ایشیاء کے ممالک کی یونیورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کی ''پریذیڈنٹ فورم'' کے زیر اہتمام ایک کانفرنس منعقد کی۔ جس میں صوبے کی یونیورسٹیوں کے علاوہ پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا اور نیپال کی یونیورسٹیوں کو مدعو کیا گیا۔ پاکستان کی پبلک سیکٹر سے صرف جی سی یونیورسٹی لاہور کو دعوت دی گئی۔ پروفیسر ڈاکٹر خالد منظور بٹ چیئرمین پولیٹیکل سائنس ڈیپارٹمنٹ اور ڈائریکٹر چائنہ سٹڈیز نے جی سی یو کی نمائندگی کی۔ اس کانفرنس کے نتیجے میں ایک ''جنوبی ایشیاء ہوبئی یونیورسٹیز اتحاد'' وجود میں آیا۔ جس کا مقصد ان یونیورسٹیوں میں باہمی روابط اور ثقافتی تعلقات کو مضبوط کرنے کے علاوہ تعلیم اور ریسرچ کو فروغ دینا بھی تھا اور اس کے لئے باقاعدہ رابطوں، ایک دوسرے کے تجربات اور صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا بھی تھا تاکہ مشترکہ ترقی کی جاسکے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے ایک پلیٹ فارم بنایا گیا ہے تاکہ اس اتحاد کے ذریعے مستقبل کے چیلنجز کا مقابلہ کرتے ہوئے سب کے لئے سودمند بنایا جاسکے۔

اس یونین کا مقصد ان ممالک میں جو ''بیلٹ اور روڈ'' کے ساتھ ساتھ واقع ہیں، ثقافتی تعلقات کو مضبوط کرنا اور تعلیمی اور سائنسی فروغ و تحقیقی تعاون بڑھانے کے لئے چین کے صوبہ ہوبئی اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے درمیان دوستی کے لئے ایک منظم کوشش کرنا ہے۔ یاد رہے کہ ہوبئی صوبہ تعلیم اور اعلیٰ یونیورسٹیوں کے لئے ایک گہوارہ مانا جاتا ہے۔

اس اتحاد کو بنانے کا مقصد دنیا میں گلوبلائزیشن اور بین الاقوامی تعلیمی آگاہی کے محرکات کو مدنظر رکھنا ہے۔ اس چیز کو اشد ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ ایک بھرپور طریقے سے جنوب مشرقی ممالک کی یونیورسٹیوں کے درمیان تعاون کے عمل کو شروع کیا جائے۔ جو ان ممالک کی یونیورسٹیوں کے لوگوں میں رابطہ اور ایک دوسرے کو سمجھنے اور فائدہ اٹھانے کے لئے مددگار بنے گا جس میں لوگوں کے کلچر اور روایات کا احترام ایک اہم جزو ہوگا۔ یونیورسٹیوں کا اتحاد 17 اکتوبر 2018 کو باقاعدہ معاہدے کی شکل میں وجود میں لایا گیا۔ اس میں پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال اور چین کی 28 پبلک اور پرائیویٹ یونیورسٹیاں اور تعلیمی ادارے شامل ہیں۔ اس سے یونیورسٹیوں میں باہمی تعاون اور تعلق داری کے علاوہ اجتماعی تعاون کو بھی فروغ ملے گا اور وہ ایک دوسرے سے استفادہ کرسکیں گے۔ اگلے مرحلے میں یہ یونیورسٹیاں ایک دوسرے کے طلباء کو نہ صرف داخلے اور وظائف دیں گی بلکہ مشترکہ ریسرچ اور کانفرنسوں کا اہتمام بھی کریں گی۔ اس اتحاد میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ تعلیم کے علاوہ غیر نصابی اور کھیلوں کی سرگرمیوں سے متعلق بھی طریقہ کار وضع کیا جائے تاکہ طلباء کی ان صلاحیتوں کو بھی اجاگر کیا جاسکے۔ عام طور پر یونیورسٹیوں کے تعاون میں کھیلوں اور غیر نصابی سرگرمیوں کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی جس کی وہ متقاضی ہوتی ہیں۔ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ طلباء کی مختلف کھیلوں کی ٹیموں کا تبادلہ بھی کیا جائے تاکہ ان ممالک کے طلباء ایک دوسرے کو سمجھ سکیں اور صحت مند مقابلے کا رواج پڑے۔ اس کانفرنس کا اختتام ایک پروقار تقریب سے ہوا جس میں صوبہ ہوبئی کے سینئر گورنمنٹ آفیشلز بھی شامل تھے۔

جی سی یونیورسٹی اب بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی نمائندگی بھی کرے گی

ہوبئی صوبہ چین کو تعلیم اور اعلیٰ یونیورسٹیوں کے لئے ایک گہوارہ مانا جاتا ہے

تعلیم کے علاوہ غیر نصابی سرگرمیوں سے متعلق طریقہ کار وضع کرنے پر زور دیا گیا

اتحاد کا مقصد یونیورسٹیوں میں تعلیم اور ریسرچ کو فروغ دینا تھا

جی سی یونیورسٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد منظور بٹ نے دوسری یونیورسٹیوں کے سربراہوں کے ہمراہ معاہدوں پر دستخط کئے اس طرح ایک نئے تعلیمی سفر کا آغاز ہوا جس میں جنوبی ایشیاء کے ممالک ساتھ ساتھ ہوں گے۔ جی سی یونیورسٹی کو یہ اعزاز حاصل ہوگیا ہے کہ وہ بین الاقوامی سطح پر اب پاکستان کی نمائندگی بھی کرے گی۔

اس کانفرنس کے بعد ڈاکٹر خالد منظور بٹ نے اچانگ شہر میں چائنہ تھری گارجس یونیورسٹی کا دورہ بھی کیا اس میں یونیورسٹی کے وائس پریذیڈنٹ کے علاوہ مختلف ڈینز اور اعلیٰ عہدیداروں سے ملاقاتیں کیں اور جی سی یونیورسٹی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ان ملاقاتوں میں تفصیلی تبادلہ خیالات کے بعد دونوں یونیورسٹیوں کے مابین ایک ایم او یو اور دو معاہدے طے پائے۔ جس پر جی سی یو کی طرف سے ڈاکٹر خالد منظور بٹ اور چائنہ تھری گارجس یونیورسٹی کی طرف سے وائس پریذیڈنٹ ڈاکٹر ہوان ینگ پنگ نے دستخط کئے۔ ایم او یو کے تحت اساتذہ اور طلباء کے تبادلے کے علاوہ مشترکہ تحقیق اور کانفرنسوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ ہر سال چائنہ تھری گارجس یونیورسٹی کے 20 طلباء گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں تین ہفتوں کے لئے آئیں گے جس میں ان کو ایک سمارٹ کورس کروایا جائے گا، انہیں پاکستان سٹڈیز اور پاک چین تعلقات کے علاوہ انگریزی بھی پڑھائی جائے گی اور ساتھ ساتھ لاہور سے واقفیت کے لئے انہیں اہم تاریخی مقامات کی سیر بھی کروائی جائے گی تاکہ وہ لاہور کی کلچرل سرگرمیوں کو جان سکیں۔ اسی طرح پولیٹیکل سائنس ڈیپارٹمنٹ کے طلباء کو ریسرچ کے سلسلہ میں چائنہ تھری گارجس یونیورسٹی میں رہائش، کھانے اور وظیفہ کے علاوہ دیگر سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔ اس کا مقصد یونیورسٹیوں کے طلباء کو ایک دوسرے کے قریب لانا اور سمجھنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چائنہ تھری گارجس یونیورسٹی میں ہر سال جی سی یو کے کم از کم دو گریجویٹ طالبعلموں کو ایم ایس میں داخلے کے علاوہ وظیفہ بھی دیا جائے گا اور یہ کہ اس پروگرام کو آئندہ سالوں میں دوسرے ڈیپارٹمنٹس تک بڑھایا جائے گا۔ اس میں سوشل سائنس کے علاوہ فزکس، کیمسٹری، بزنس اور اکاؤنٹس کے ڈیپارٹمنٹ بھی شامل ہوسکیں گے۔

ایم او یو کے علاوہ دو معاہدوں پر بھی دستخط کئے گئے جس کے تحت جی سی یو میں چائنہ سٹڈیز سنٹر کو مزید مضبوط اور متحرک بنانے کے لئے چائنہ تھری گارجس یونیورسٹی، اساتذہ کو مہیا کرنے کے علاوہ دوسری امداد بھی کرے گا۔ اسی طرح چائنہ تھری گارجس یونیورسٹی میں پاکستان سٹڈیز سنٹر کھولنے کے لئے جی سی ان کو مدد فراہم کرے گا تاکہ دونوں یونیورسٹیوں کے طلباء ایک دوسرے کے ملک کے بارے میں بہتر طور پر جان سکیں۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جی سی یو اور چائنہ تھری گارجس یونیورسٹی دونوں ممالک کو مزید قریب لانے کے لئے تعلیمی میدان میں اہم کردار ادا کرنے جا رہے ہیں۔ یہ بات قابل فخر ہے کہ جی سی یو اب قومی سطح کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی اہمیت کو اجاگر کر رہا ہے اور امید ہے کہ وہ اس میں کامیابی حاصل کرے گا۔

ہفت روزہ اخبار جہاں پڑھیے

آج کا اخبار پڑھیے